مجاہد کبیر مولانا جلال الدین حقانی اور ڈاکٹر نجیب اللہ کی مکاتبت

مولانا جلال الدین حقانی دارالعلوم حقانیہ کے فاضل، سابق مدرس اور اب افغانستان کے معرکۂ کارزار میں محاذِ جنگ کے عظیم جرنیل ہیں۔ ان کی ثابت قدمی، شجاعت اور مجاہدانہ کارناموں کی پوری دُنیا معترف ہے جس کی ایک جھلک روسی کٹھ پتلی ڈاکٹر نجیب اللہ اور جناب حقانی صاحب کے درمیان مکاتبت کی صورت میں نذر قارئین ہے ———— (ادارہ)

روسیوں اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کی جانب سے عسکری محاذ پر مجاہدین کے خلاف ناکامی کے بعد ان کے خلاف نفسیاتی حربوں کے استعمال میں مزید شدت آگئی ہے۔ قومی مصالحتی مہم اور یک طرفہ جنگ بندی کے اعلانات اس مہم کے بنیادی عناصر ہیں۔ گذشتہ ۸ برسوں میں مجاہدین کے خلاف ان کی ناکامی کا ایک سبب، اندرونِ افغانستان لڑنے والے مجاہدین اور ان کے رہنماؤں کے درمیان باہمی اعتماد کا مضبوط رشتہ ہے جو باوجود ہر طرح کی ترغیب و تحریص، دھونس دھمکیوں اور مبنی بر لالچ، پیشکشوں کے اب تک ٹوٹنے نہیں پایا۔

مجاہدین کے مختلف معروف کمانڈروں کو براہِ راست پیشکشوں کا یہ سلسلہ گذشتہ چند برسوں سے تواتر سے جاری تھا جس میں سالِ گذشتہ کے دوران مزید شدت آگئی۔

حزب اسلامی افغانستان، جمعیت اسلامی افغانستان اور حزب اسلامی (مولوی خالص) کی تنظیمیں خصوصاً اس مہم کا نشانہ ہیں۔ حالیہ خوست، گردیز جنگ کے دوران ان کوششوں کا تسلسل اس وقت سامنے آیا جب ڈاکٹر نجیب اور سلیمان لائق (وزیر سرحدی امور) کی جانب سے پکتیا کے ایک معروف کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کو دام ہمرنگ زمین کی صورت میں ترغیب و تحریص کے جال میں پھانسنے کی کوشش کی گئی۔

پہلا مکتوب ۸۷ء کے وسط میں بھیجا گیا جب کہ دوسرا خوست کی جنگ سے محض چند دن پیشتر روانہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین حقانی افغانستان کے ان علاقائی کمانڈروں میں شامل ہیں جنہیں کابل انتظامیہ نے سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ دیگر کمانڈروں میں اسماعیل خان (ہرات) احمد شاہ مسعود (پنجشیر) عبدالحق (کابل) اور چند دیگر راہ نما شامل ہیں۔

مولانا حقانی سے بہتر "تعلقات" استوار کرنے کی خاطر انہیں نجیب کی جانب سے "معافی نامہ" بھی بھیجا گیا ہے جو زیرِ مضمون میں شامل ہے۔

جانبین کے تحریر کئے گئے اصل مکتوبات پشتو میں ہیں۔ البتہ ڈاکٹر نجیب کی جانب سے بھیجے گئے "معافی نامے" کا متن

فارسی میں ٹائپ کیا گیا ہے :۔

<u>خدائے بزرگ و برتر کے نام سے</u>

عزت مآب مولوی صاحب جلال الدین حقانی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کی جانب سے روانہ کیا گیا مفصل خط مجھے موصول ہوگیا ہے۔ قومی مصالحتی مہم کے بارے میں آپ کی نیت (خیالات) سے آگاہی ہوئی۔ جاری جنگ میں ہماری اور آپ کی جانب سے بے گناہ مسلمان مارے جارہے ہیں۔ پشتونوں اور افغانوں کے گاؤں اور مکانات تباہ ہورہے ہیں۔ اور ہمارے وطن کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ وطن اور قوم کی بربادی کو روکنے کی خاطر ہم اپنی پارٹی کی جانب سے صلح کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ آپ اسلام کے مقدس نام کی طرف سے خاطر جمع رکھیں۔ ہماری انقلابی حکومت العیاذ باللہ لادینی نہیں۔ وہ اسلام کے مقدس دین کو بے اعتبار اور نظروں سے گرانے کا کوئی پروگرام نہیں رکھتی۔ آئین کی دوسری شق کے مطابق اسلام کا بحیثیت دین احترام کرنا سب پر واجب ہے اور اب تو حکومت کے جاری کردہ قوانین میں اسلام کو اس کا درست مقام دینے کی ہدایات دے دی گئی ہیں۔ نیز حکومت عوام الناس کے دینی رجحان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

روسی افواج کے محدود فوجی دستے، جب بھی صلح کے روشن امکانات دیکھیں گے تو ہم سے صلاح ومشورے کے بعد افغانستان سے چلے جائیں گے۔ واضح رہے کہ روسی دستے افغانستان میں بیرونی مداخلت کو ختم کرنے آئے ہیں تاکہ افغانستان جلد ہی ایک مستقل، آزاد اور غیر جانب دار مملکت بن جائے۔ وہ دن دور نہیں جب حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوگی اور جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے والے اپنے کئے پر شرمسار ہوں گے۔

میرے نمائندے محترم استاد سلیمان لائق، جنہیں آپ سے ملاقات کی ذمہ داری سونپی گئی ہے آپ کو دیگر تفصیلات سے آگاہ اور نیک نیتی کا مکمل یقین دلادیں گے۔

مہربانی فرما کر مکمل اعتماد کے ساتھ ہم سے ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔

ہم غدار نہیں ہیں۔ آپ یہ بات جانتے ہیں، جب ہم آپ سے گفتگو کے نتیجے میں کسی حل تک پہنچ جائیں گے تو یہ جنگ بند کر دی جائے گی اور پھر ہم وطن کی تعمیر کے سلسلے میں باہم صلاح ومشورہ کرتے رہیں گے۔

ہم آپ کو آپ کی شخصی حیثیت اور عزت برقرار رکھنے کا مکمل یقین دلاتے ہیں۔ اور خدائے بزرگ و برتر کے فضل سے عزم کرتے ہیں کہ ایک خوش حال، پاک، تقویٰ کی حامل اسلامی مملکت تشکیل دیں گے۔ ایسی مملکت، جہاں انسانی حقوق، حفظ ناموس اور شرافت کا دور دورہ ہو۔

(ڈاکٹر نجیب اللہ)

(د، ا، خ، د، ک سیکریٹری جنرل)

جناب ڈاکٹر نجیب والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

آپ کا خط مع تفصیلی نکات کے موصول ہوا۔ مجھے اس بات پر اطمینان ہے کہ ہماری جانب سے لکھے گئے مکتوبات سے آپ ہمارے اصل مقاصد واضح طور پر سمجھ جائیں گے۔ آپ کے خط کے جواب میں ہمارا موقف درج ذیل ہے:۔

آپ ایک طویل مدت سے کمیونزم، سوشلزم (اشتراکیت) لادینیت، الحاد، دہریت اور لینن ازم کے وکیل بنے ہوئے ہیں۔ اور مذکورہ بالا افکار کی ترویج میں آپ نے طویل جدوجہد کی ہے۔ اس ضمن میں لوگوں کو اپنی جانب راغب کرنے کے لئے بھرپور کوششیں نہایت ماہرانہ انداز میں، خاد کی سربراہی اور دیگر ذمہ دار عہدوں پر فائز رہتے ہوئے انجام دی ہیں۔ اور اس راہ میں اپنے تئیں بے دریغ، "قربانیاں" بھی دی ہیں۔

ان کوششوں کے نتیجے میں افغانستان کی مسلمان امت اور مجاہدین کی بڑی تعداد اپنے جگر گوشوں، بھائیوں اور والدین سے محروم ہو چکی ہے۔ لاکھوں معصوم بچے اپنے بے گناہ والدین کو ہمیشہ کے لئے کھو چکے ہیں۔ دس لاکھ سے زائد مسلمان آپ کی "برکات" سے فیض یاب ہو کر روسیوں کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں۔ جب کہ ۵۰ لاکھ سے زائد پردیس میں جلا وطنی کے کربناک شب و روز گزار رہے ہیں۔ ۲۰ لاکھ سے زائد خود اپنے وطن کے اندر گھر سے بے گھر ہو کر ہجرت کی راتیں بتانے پر مجبور ہیں۔

آپ کے "وعدوں" کے طفیل افغان ملت گھر کی جگہ قبر اپنانے، کپڑوں کی جگہ کفن پہننے اور روٹی کی جگہ مٹی پھانکنے پر مجبور ہوئی ہے۔ آپ کے یہ اعمال آپ کے موجودہ دعووں کی نفی کرتے ہیں۔ یہ اتنی معمولی بات نہیں اور نہ ہی خواب و خیال کی باتیں ہیں۔ کہ کسی عملی کوشش کے بغیر آپ اپنا راستہ ہموار کر سکیں۔

یہ بات تو ہم بھی سمجھتے ہیں کہ جس دن افغانستان میں سرخ استعمار کی حامی حکومت مستحکم ہو جائے گی اسی دن روسی واپس لوٹ جائیں گے۔ انہیں اس کے سوا اور چاہیئے بھی کیا؟ یہاں تو وہ سخت پریشانی کے عالم میں روز و شب کاٹ رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی وحشت اور الحاد کی بدولت ایک مستحکم حکومت تشکیل دینے میں کامیاب ہو گئے تو پھر افغانستان ترمیم شدہ روسی نقشے کے مطابق ان کا گھر بن جائے گا۔ اور اپنے ہاتھ سے تعمیر کردہ گھر میں وہ کسی بھی وقت واپس لوٹ سکتے ہیں۔ پھر وہ اطمینان سے اپنے لگائے ہوئے درختوں سے پھل سمیٹتے رہیں گے۔

اس سے پیشتر میں نے آپ کی جانب سے افغانستان میں کمیونزم کے نفاذ کی کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اب بھی آپ کے لئے اسلام کی خدمت کے راستے بند نہیں ہوئے۔ راستے بہت ہیں اگر آپ انہیں تلاش کرنا چاہیں۔

مجھے تعجب ہے کہ آپ نے تو اپنے اختیار کردہ راستے پر پورے غور و فکر سے قدم دھرا اور اشتراکی عقیدہ اختیار کیا ہوگا۔ آپ تو روسیوں سے "دوستی" کمیونسٹوں کے طور طریقے اپنانے اور اسلام کو مٹانے کے لیے "قربانیاں" دینے کا ایک طویل ماضی رکھتے ہیں۔ پھر آخر کیسے آپ نے نام نہاد آئین کی دوسری شق میں اسلام کی، بحیثیت دین تضمین پر رضامندی ظاہر کی؟ اور کیا محض اس شق کی بدولت روسیوں کے مظالم، ستم، وحشت اور کئے دھرے سے نظریں پھیرنا ممکن ہے

پشتو کی مثال ہے کہ سورج کو دو انگلیوں کی اوٹ میں نہیں چھپایا جا سکتا۔ روسی بھیڑیئے ہماری اور ساری دنیا کی نگاہوں میں قابلِ نفرت ہیں۔ وہ آپ کو بھی ایسے ہی نظر آئیں گے۔ بشرطیکہ حقیقت کی نگاہوں سے، اپنے وطن کے احوال پر نظر ڈالی جائے اور اگر نہیں تو پھر آپ کی آنکھوں، کانوں اور دماغ کے علاج کی ضرورت ہے۔

یہ کوئی خواب نہیں بلکہ جاگتی آنکھوں کی کھلی حقیقت ہے کہ روسی افغانستان میں کس نیت سے آئے ہیں۔ افغانستان کے مسلمان مجاہدین B, G, K یعنی سرخ سامراج کے مقابلے میں سر پہ کفن باندھے، ہاتھ میں بندوق تھامے صرف خدا کو پکارتے ہیں۔ وہ ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قلم تھامے جہاد بالسیف اور جہاد بالقلم دونوں میں یکساں مصروف ہیں۔

جہاں تک ظاہر شاہ اور ان کے حواریوں کا تعلق ہے تو چاہے وہ امریکی قمیص اور روسی پتلون زیب تن فرما کر (امریکہ اور روس کی باہمی رضامندی) کسی بھی بہروپ میں افغانستان میں قدم رنجہ فرمانے کی کوشش کریں۔ ہم ہر حال میں ان کی حقیقت کو پہچان لیں گے۔ کیونکہ انہوں نے ہی گلشنِ وطن میں نرم پھولوں کی جگہ نوکیلے کانٹے بوئے ہیں۔ اب وہ ایک بار پھر ہمیں کسی بیرونی طاقت کے ہاتھ فروخت کر دینا چاہتے ہیں۔ ویسے بھی دوسروں کے روزوں پر عید منانا، روسیوں اور ظاہر شاہ خانوادے کی پرانی عادت ہے۔

کیا آپ کو گذشتہ ۸ برس کے دوران خود اپنے بزرگوں اور کمیونزم کے استادوں کے ساتھ بیتی ہوئی داستان یاد نہیں؟ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ۱۹۷۸ء کے آخری مہینوں میں جب آپ (نجیب) کارمل، نور احمد اور دوسرے افراد مختلف ممالک میں بطور سفیر تعینات کئے گئے تو کچھ عرصے بعد روسیوں کی انگیخت پر کابل ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات و جرائد نے آپ سب پر سی آئی اے کے جاسوس ہونے کا الزام عائد کیا تھا۔ عین اسی دوران ترہ کئی نے بھی قومی مصالحت کا اعلان کیا تھا پھر جب آپ کے بزرگ روسیوں کی در پردہ حمایت کے سبب اپنے انجام کو پہنچے تو نئے آنے والے امین نے بھی قومی مصالحت کے اعلان میں اپنی عافیت جانی، لیکن اسے مہلت نہ مل پائی۔

جلد ہی قصرِ دارالامان میں روسیوں کی مرضی سے امین کے جسم کا گوشت اور ہڈیاں خاک میں ملا دی گئیں۔ پھر کارمل نے آشتی ملّی کے اعلان کے ساتھ بعض دکھاوے کی مذہبی رسومات کا اجرا کیا۔ اس نے قیدیوں کو بھی رہائی دینے کا اعلان کیا۔ جونہی کارمل کو پل چرخی کے تاریک زندان میں دھکیل دیا گیا۔ تو آپ نے اپنے سابقہ بزرگوں کی پیروی میں وہی راگ الاپنا شروع کیا۔ اور اب آپ کی باری ہے اور جلد ہی آپ کو موت یا جیل میں سے کسی ایک کا انتخاب اپنے با اعتماد دوستوں (روسیوں) کی مدد سے کرنا پڑے گا۔

یہ بتایئے کہ آپ کے بعد سید محمد گلاب زوئی اور سلطان علی کشتمند قومی مصالحت کا اعلان کریں گے؟ تکرار سے الاپے جانے والے نام نہاد قومی مصالحت کے راگ ہائے گونا گون، اندرون اور بیرونِ افغانستان آپ کے لئے باعثِ شرم ہیں۔ اب آپ کو چاہئے کہ گفتگو کے اصل نکات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگر آپ سنجیدگی سے اسلام، وطن اور ملت کی خدمت اور کمیونسٹی افکار کو پیروں تلے روندنے کے خواہشمند ہیں تو مندرجہ ذیل شرائط قبول کیجئے۔

۱۔ خود کو افغان ملت اور اسلام کے علمبرداروں کے حوالے کردیں اور ان کے فیصلوں کو بے چون وچرا تسلیم کریں کیونکہ یہی وہ راہ نجات ہے جس کی جانب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے "اسلام تسلیم کا نام ہے" کہہ کر اشارہ کیا ہے۔

۲۔ کوئی بھی طریقہ اختیار کرکے روسیوں کو بلا قید و شرط انخلاء پر مجبور کردیجئے اور انہیں نکال باہر کیجئے۔

۳۔ آپ کے ہاں جو مرتد عناصر اور کمیونزم کے فلسفے پر انحصار رکھنے والے لوگ ہوں، انہیں قتل کرا دیجئے۔

۴۔ کسی ایک اہم علاقے خوست، گردیز یا ارگون کو مرکز قرار دے کر وہاں فوجی کارروائیاں بند کر دیجئے۔

جونہی آپ کی جانب سے مذکورہ بالا اقدامات کئے جائیں گے۔ ہم آپ سے ملنے اور گفتگو کرنے پر غور کریں گے یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مذکورہ بالا اقدامات کے حوالے سے آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہوئی تو کیا ہوگا؟ اگر ایسا ہوا تو بوقت ضرورت ہم آپ کے ساتھ مکمل تعاون اور آپ کے دفاع کی جنگ لڑیں گے۔ ہم اقتدار یا وزارتوں کے بھوکے نہیں لیکن ہم کسی سرخ پوش کمیونسٹ یا شاہی کلاہ کے حامل کو بھی اقتدار پر بیٹھتے دیکھ کر آنکھیں بند نہیں کرسکتے۔ ہم راہ شہیداں میں جذب ہوئے لہو سے آنکھیں نہیں پھیر سکتے۔ کیا آپ کو علم ہے کہ افغان مجاہدین اپنے وطن کی قسمت اپنے گرم لہو سے سنوار رہے ہیں کیونکہ یہ حق اور باطل کی جنگ ہے۔

حقانی

مسمی جلال الدین حقانی ولد فتح خان ساکن زدران کے بارے میں بہ مطابق فیصلہ نمبر (۱) بتاریخ ۱۳۶۵/۴/۳۰ محکمہ اختصاص انقلابی کی جانب سے قتل کا حکم جاری کیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ نئے آئین کی دفعہ ۷۵ کی ذیلی دفعہ ۸ کے تحت منسوخ کیا جاتا ہے اور انہیں معاف کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نجیب اللہ

صدر جمہوریہ افغانستان (مہر)

ڈاکٹر نجیب اللہ کی جانب سے مولوی جلال الدین حقانی کو سلام

بات یہ ہے کہ میں نے آپ کے سوا کسی بھی دوسرے فرد کے ساتھ قلبی تعلقات نہیں رکھے ہیں نے وطن اسلام اور غیرت کی خاطر آپ کو معافی نامہ ارسال کیا ہے۔

محترمی! بات یہ ہے کہ اب ہمارے وطن میں بھڑکتے شعلوں کو بجھ جانا چاہیئے۔ اسی لئے ہمارا اور آپ کا ملنا خواہ وہ کہیں بھی ہو نہایت ضروری ہے۔ یہ ملاقات آپ کے لئے بڑے فوائد کا باعث ہوگی۔ آپ جو کچھ چاہتے ہیں میں آپ کو دینے پر آمادہ ہوں۔ ہم، آپ زدران کی پگڑیاں نیچی کرنا نہیں چاہتے۔

ہماری حکومت اب نئے علاقوں کے بارے میں کچھ عزائم رکھتی ہے۔ ہم سٹ کنڈو، وزہ، برام خیل، سپیرہ ڈمنڈرگٹ

کے علاقے دوبارہ آباد کرنا چاہتے ہیں۔ البتہ جب ہم اور آپ ایک جگہ مل بیٹھیں گے تو ان پر بھی گفتگو ہو جائے گی۔ ملاقات کی اس پیش کش میں کسی قسم کی کوئی چال نہیں ہے۔ آپ دل میں کسی قسم کا کوئی وسوسہ نہ رکھیں۔ اور اگر آپ کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں تو میں ملاقات سے قبل اپنے ۲۰۔ اہم وزراء اور اعلیٰ عہدے دار، آپ کے پاس بطور یرغمال چھوڑنے کے لیے تیار ہوں۔ آپ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ یہ خط میں پکتیا کے گورنر کے اصرار پر لکھ رہا ہوں۔ ہمارا فوجی کنوائے سٹ کنڈو کے سر پر کھڑا ہے۔ ۱۵ قوس (۶ دسمبر) سے ہم نے گولہ باری اور بم باری بند کی ہوئی ہے کیونکہ ہم یہ مسئلہ گفتگو سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہم فوجی کنوائے واپس بلالیں گے۔ بات یہ ہے کہ حکومت بڑی مقدار میں ہر قسم کا اسلحہ رکھتی ہے۔ جس کو استعمال کرنے کی ابھی تک میں نے اجازت نہیں دی۔

اس خط کا جواب جلد از جلد دیں۔ یہ خط ٹائپ نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ وقت نہیں تھا۔ جتنی جلدی جواب روانہ کر سکیں اتنا ہی اچھا ہو گا۔ یہ خط تحریر کر دینے سے حالات کے بگڑنے اور ژوران کے علاقے کی بیواؤں اور یتیموں کی ذمہ داری اب میرے بجائے آپ کے کاندھے پر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جن قیدیوں کو آپ رہا کروانا چاہتے ہیں ان کے بارے میں کوائف روانہ کر دیں۔ میں سب کو رہا کر دوں گا۔ خط کا جواب جلد از جلد دیں۔

(۱۵-۹-۱۳۶۶ (۶-۱۲-۱۹۸۷ء)

جناب ڈاکٹر نجیب اللہ اور دیگر افراد کے لئے احترامات۔

بعد از احترامات! آپ کے مکتوبات مجھ تک پہنچے۔ اور میں ان میں تحریر شدہ کے مطالب سے آگاہ ہوا۔ آپ نے میرے بارے میں فیصلہ نمبر ا جو ۳۰/۴/۱۳۶۵ (جولائی ۸۶ء) کو بطور سزائے موت جاری کیا تھا، اس کی تنسیخ کا حکم نامہ جو ۱۱/۹/۶۶ (۲ دسمبر ۸۷ء) کو آئین کی جلد ۳ دفعہ ۷۵ اور ذیلی دفعہ ۸ کے تحت جاری کیا گیا۔ فوٹو کاپی کی صورت میں مجھے وصول ہوا۔

آپ کا یہ معافی نامہ میرے لئے اور اسلام اور وطن کے سامنے قطعی ہیچ ہے۔ اور کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ کیونکہ راہ اسلام میں شہادت کا حصول میرے لئے وجۂ افتخار ہے۔

روسی استعمار کے زیر سایہ رہنا، خواہ وہ کتنا ہی منفعت دار اور مادی سہولیات سے لبریز ہو میرے لئے دنیا اور آخرت میں طوق لعنت اور بے عزتی ہے۔

آپ نے تحریر کیا ہے کہ وطن میں بھڑکتے لہو کے شعلوں کو ٹھنڈا ہو جانا چاہیے۔ یہ ایک اچھی بات ہے لیکن کیا آپ نہیں جانتے کہ لہو کا یہ سیلاب روسیوں کے جلو میں آنے والے کمیونزم کے مظالم کے سبب بہنا شروع ہوا ہے۔ اگر آپ اتنی قوت اور صلاحیت رکھتے ہیں کہ کمیونزم کا خاتمہ کر سکیں تو پھر لہو کے یہ شعلے دھیمے پڑ جائیں گے۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ ژوران کی چھاؤنیاں نیچی کرنا نہیں چاہتے۔ حالاں کہ کئی مرتبہ روسی طیاروں کی ہوائی اور

توپ خانے کی زمینی بمباری کے نتیجے میں سینکڑوں بے گناہ معصوم بچوں، بیواؤں اور یتیموں کو اپنے ہی تباہ شدہ گھروں کے ملبے تلے کچل دیا گیا اور بچے کھچے افراد کی فصلیں اور مال مویشی تباہ کر کے انہیں ہجرت پر مجبور کر دیا۔ اب زوران کی پگڈنڈیاں مزید کس حوالے سے بلند کرنا چاہتے ہیں۔ زوران کی عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کرنے کی ذمہ داری آپ کی گردن پر ہے۔

قیدیوں کے بارے میں اتنا لکھ سکتا ہوں کہ اسلام کے نام پر گرفتار ہونے والے تمام افغانستان کے قیدی ہمارے اپنے بھائی ہیں۔ اور اگر آپ کی مراد خاص پکتیا یا زوران سے تعلق رکھنے والے قیدیوں سے ہے تو صرف ان کی رہائی کی کوئی ضرورت نہیں اور انہیں قید ہی رکھیں۔

میں آپ کی جانب سے مندرجہ ذیل شرائط کو ماننے کی صورت میں آپ سے گفتگو کے لئے تیار ہوں۔

۱۔ زوران کے علاقے میں آپ کی اور روسیوں کی جانب سے بھیجا گیا کانوائے فوراً واپس لوٹ جائے۔

۲۔ وہ تمام افراد جنہیں ہم ملازم سمجھتے ہوئے، ان کی فہرست مرتب کریں۔ انہیں بطور یرغمال ہمارے حوالے کیا جائے اس کے بعد ہی ہماری اور آپ کی ملاقات ممکن ہو سکے گی۔

آپ کے لئے حالات مساعد ہیں کہ آپ اس بے ہوشی کی کیفیت اور عالم خواب سے چھٹکارا پائیں اور سرخ استعمار کے سحر سے خود کو آزاد کروائیں۔

جلال الدین حقانی

حکومت پاکستان۔ وزارت تجارت
پبلک نوٹس
عامۃ الناس کی اطلاع کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ برقراری ٹی سی پی/ سوکب کو ڈیٹی ایکسچینج ارجنٹمنٹ مورخہ ۸۸-۳-۱۵ ایل سی کھولنے کیلئے ۳۰ جون ۱۹۸۸ء تک اور ۳۱-۱۲-۸۸ تک شپمنٹس مکمل کرنے کے لیے توسیع کر دی گئی ہے۔
آئی۔ ایچ۔ نسیم
سیکشن آفیسر
PID(I) 3711/56

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔
سروس انڈسٹریز
پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور واجبی نرخ پر جوتے بناتی ہے
Service
سروس شوز
قدم قدم حسین قدم قدم آرام